فتوى نمبر:[۹۱] بسم الله الرحمن الرحيم تاریخ:[۲۰۲۱/۹/۹]

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام میں آمنہ بنت عزیز ہمارے گھر میں ناچاقی کی وجہ سے کچھ مسائل ہیں، جن کا میں فتوی لینا چاہتی ہوں۔ یہ مسائل ہم میاں بیوی کے درمیان ہیں، ان کا کوئی گواہ نہیں ہے۔ تقریبا چھ سال پہلے میرے شوہر نے کہا تھا کہ اگر گھر سے باہر نکلی تو طلاق ہو جائے گی! اور میں گھر سے نکل کر ابو کے گھر چلی گئی تھی۔ (پھر گھر والوں نے صلح کروادی تھی)

کچھ عرصہ بعد پھر لڑائی ہوئی تو میرے شوہر نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے منہ پر مارا اور بولے: یہ ایک طلاق ہو گئی۔ پھر کچھ دیر بعد آئے اور دوسرا پکڑ کر اپنے منہ کی دوسری طرف مارا اور بولے: دوسری ہو گئی (دوسری بولے طلاق کا نام نہیں لیا)۔ ہمارے تین بچے ہیں، ان بچوں کی پریشانی کی وجہ سے دونوں کے خاندان والے صلح کروانا چاہتے ہیں۔

(۱) صلح جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر جائز ہے، تو صلح کی صورت کیا ہو گی؟

(۳) صرف رجوع ہو گا یا دوبارہ نکاح ہو گا؟

(۴) اگر دوبارہ نکاح ہو گا تو کیا پہلے والی طلاقیں برقرار رہیں گی یا ختم ہو جائیں گی؟

جواب

الحمدلله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

- اس سوال میں کئی چیزیں قابل وضاحت ہیں:

(۱) طلاقِ معلق (۲) ایک ہی وقت میں ایک سے زائد طلاقیں (۳) رجوع کا طریقہ

(۴) رجوع کے بعد پہلی والی طلاق شمار ہو گی کہ نہیں۔

سب سے پہلی جو اس نے طلاق دی ہے، اسے طلاقِ معلق کہا جاتا ہے، یعنی طلاق کو کسی چیز کے ساتھ معلق کر دینا کہ اگر ایسے ہو گیا تو طلاق۔۔۔ وغیرہ۔ یہاں بھی یہی صورت تھی کہ خاوند کہا تھا کہ اگر تم گھر سے باہر گئی تو تجھے طلاق۔ اور بیوی گھر سے نکل کر والدین کے گھر چلی گئی، لہذا ایک طلاق واقع ہو گئی۔

(۲) دوسری مرتبہ منہ پر ہاتھ مار کر جو اس نے دو مرتبہ طلاق دی ہے، تو یہ ایک ہی مجلس میں دو طلاقیں ہیں، جو ہمارے نزدیک قرآن وسنت کی رو سے ایک ہی ہوئی ہے۔ (اس کی تفصیل ہم کئی ایک فتاوی میں بیان کر چکے ہیں۔)

ایک پہلی طلاقِ معلق، اور ایک یہ والی، یہ دو طلاقیں ہو گئی ہیں۔

(۳) طلاق سے رجوع کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ عدت کے اندر اندر تعلقات بحال کر لیے جائیں، اور اگر عدت کے اندر اندر رجوع نہیں کیا گیا، تو پھر از سرِ نو نکاح کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر عورت حاملہ ہو، تو اس کی عدت وضعِ حمل (بچے کی ولادت) ہوتی ہے، اور اگر غیر حاملہ ہو، تو اس کی عدت تین حیض ہوتی ہے۔ صورتِ مسؤلہ میں ہمیں معلوم نہیں کہ یہ طلاق کب ہوئی تھی، اگر تو عدت باقی ہے، تو پھر بلا نکاح رجوع کیا جاسکتا ہے، اگر عدت ختم ہو چکی ہے، تو پھر نکاح کرنا ضروری ہے۔

(۴) انسان کو صرف تین طلاقیں دینے کا اختیار ہوتا ہے، دو کے بعد رجوع کر سکتا ہے، تیسری کے بعد رجوع کا بھی حق نہیں ہوتا، لہذا رجوع کرنے کے بعد، پہلے جتنی طلاقیں ہو چکی ہوں، وہ شمار کی جاتی ہیں، وہ ختم نہیں ہوتیں۔ پہلے دی ہوئی طلاقیں اس صورت میں ختم ہوتی ہیں، جب فیصلہ کن (تیسری) طلاق ہو جائے، اور خاتون عدت گزرنے کے بعد آگے نکاح کر لے، پھر اگلا خاوند بھی اتفاق سے اس کو طلاق دے دے، یا فوت ہو جائے، تو خاتون پھر پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کر لے، تو ایسی صورت میں پہلے والی طلاقیں معدوم ہو جائیں گی۔

- صورت مسئولہ میں چونکہ خاوند دو طلاقیں دے چکا ہے۔ لہذا رجوع سے پہلے اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اب اس کے پاس آئندہ ایک مرتبہ طلاق دینے کا اختیار تو ہے، لیکن رجوع کا اختیار نہیں ہے، لہذا اگر اس نے ایک طلاق اور دے دی تو یہ طلاق فیصلہ کن شمار ہو گی۔ اور اس کے بعد رجوع کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی، نہ صلح سے اور نہ ہی تجدید نکاح سے۔ لہذا اگر بچوں کو سامنے رکھتے ہوئے، آپ لوگ صلح کرنا چاہتے ہیں، تو ضرور کریں، لیکن اس سے پہلے ان مسائل کا حل اور تدارک کی کوشش کریں، جن کی وجہ سے بات بار بار طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔ ہمارے ہاں بعض دفعہ طلاق کے بعد مسائل

کو سمجھے اور حل کیے بغیر رجوع میں جلدی کی جاتی ہے، لیکن اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ دوبارہ پھر طلاق ہو جاتی ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبی سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الرؤف سندھو حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو محمد إدریس اثری حفظہ اللہ